تقریر

تقریر بابت خاندان مسیح موعودؑ
وقت 5-7 منٹ

مکرم صاحبزادہ مرزا رشید احمد صاحب

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:
اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰکِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰہِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ(التوبہ:112)
توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، (خدا کی راہ میں) سفر کرنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیک باتوں کا حکم دینے والے اور بُری باتوں سے روکنے والے اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے، (سب سچے مومن ہیں) اور تُو مومنوں کو بشارت دے دے۔

معزز سامعین! میری آج کی تقریر کا عنوان ہے سیرت "مکرم صاحبزادہ مرزا رشید احمد صاحب"

صاحبزادہ مرزا رشید احمد صاحب 15 جون 1905ء کو پیدا ہوئے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے، حضرت صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحب اور مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چچا مرزا امام الدین صاحب کی بیٹی تھیں کے صاحبزادے تھے۔ حضرت مرزا عزیز احمد صاحبؓ کے برادر اصغر اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے داماد تھے۔ نیز محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر خدمتِ درویشان کے چچا تھے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے خسر تھے۔

(بدر قادیان 3 نومبر 1977ء)

صاحبزادہ مرزا رشید احمد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دستِ مبارک پر بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کرنے کی سعادت حاصل کی تھی۔ آپ نے سندھ میں پانچ ہزار ایکڑ زمین لے کر کاشتکاری کا آغاز کیا اور اپنے اس فارم کا نام نسیم آباد رکھا۔ 1962ء کی زرعی اصلاحات کے نتیجہ میں آپ کو بہت سی زمین سے دستبردار ہونا پڑا تھا۔ اس کے بعد آپ نے لاہور میں رہائش اختیار کر لی۔

سامعین! صاحبزادہ مرزا رشید احمد صاحب کی شادی حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی سب سے بڑی صاحبزادی امۃ السلام صاحبہ سے جون 1924ء میں ہوئی۔ یہ رشتہ صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحب کی خواہش پر ہوا۔ آپ کا نکاح بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے پڑھایا۔ حضورؓ نے خطبہ نکاح میں آپ کو کچھ نصیحتیں کرتے ہوئے فرمایا:

"عزیز رشید احمد کا نکاح عزیز میاں بشیر احمد صاحب کی لڑکی سے قرار پا رہا ہے۔ جد کے لحاظ سے دونوں ایک ہی سلسلے میں منسلک ہو جاتے ہیں۔ چونکہ عزیزم رشید احمد ہم میں ہی رہے ہیں اور دینی تکمیل کی اور احمدی ہیں۔ اس لیے امید کرتا ہوں کہ وہ نکاح کے فرائض کو پورا کریں گے۔ عزیزم میاں بشیر احمد نے میرے ہی سپرد یہ معاملہ کیا ہے۔ انہوں نے پہلے سے میری رائے پر یہ کام چھوڑا ہوا تھا اور مَیں نے ہی یہ رشتہ پسند کیا ہے۔ اس عہد کے مطابق ان کی طرف سے اب بھی مَیں ہی (ہاں) بولوں گا اور قبول کروں گا۔ ہمارے مدنظر صرف ایک ہی چیز ہے اور وہ یہ کہ ہم چاہتے ہیں ہمارے بچے اور ہمارے داماد اپنی زندگیوں کو محض خدا کے لیے وقف کریں۔ مگر ایک مسلم کے لیے صرف بذات الدین ہی ہے۔ اس لیے ہم امید کرتے ہیں کہ عزیز رشید احمد ہماری حسنِ ظنی کو پورا کریں گے۔ مَیں جانتا ہوں کہ اس وقت ایسی رَو چلی ہوئی ہے کہ ہر شخص دنیوی ترقی چاہتا ہے۔ مَیں اس کا مخالف نہیں ہوں۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ دُنیوی ترقی بھی دین کے ماتحت ہو اور اس میں بھی ہماری غرض دین ہی ہو...... پس ہم امید کرتے ہیں کہ عزیز رشید احمد اپنی زندگی محض دین کے لیے وقف کریں گے۔ وہ یاد رکھیں کہ وہ ایک ایسے انسان کے پوتے ہیں جو دنیا میں ایک عظیم الشان تغیر

کرنے آیا تھا۔ وہ تغیّر شروع ہو چکا ہے.... عزیز رشید احمد کو سمجھنا چاہیے کہ اُن کے فرائض بہت ہیں۔ اُن کو زید و بکر کا نمونہ دیکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اُن کے گھر میں نمونہ موجود ہے۔ وہ دیکھیں کہ وہ مسیح موعود کی اولاد میں سے ہیں اور مسیح موعودؑ کا عظیم الشان اسوہ ان کے لیے موجود ہے۔“

(اخبار الفضل قادیان دارالامان 6 جون 1924ء)

اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو چار بیٹیوں اور تین بیٹوں سے نوازا جن میں صاحبزادی قدسیہ بیگم صاحبہ (ایک حادثہ میں وفات پا گئیں تھیں)، صاحبزادی صبیحہ امینہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم مرزا انور احمد صاحب، حضرت صاحبزادی آصفہ بیگم صاحبہ (حرم حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)، صاحبزادی فوزیہ انیسہ صاحبہ زوجہ مکرم ملک شیر احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا نسیم احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا سلیم احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا شمیم احمد صاحب شامل ہیں۔

سامعین! آپ ایک مختصر سی علالت کے بعد 17 اکتوبر 1977ء کو اوکاڑہ میں وفات پا گئے۔ 18 اکتوبر 1977ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان عام میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔

بچھڑے ہوؤں کو جنتِ فردوس میں ملا
جسرِ صراط سے بہ سہولت گذار دے

(کمپوزڈ بائی: عائشہ چوہدری۔ جرمنی)